

کیلی فورنیا کا طبیب

لیزیٹ بی پول

ڈاکٹر انمول ایس محل هندوستانی روایات کے ساتھ
کیلی فورنیا کی طبی دنیا میں علاج کے مساواۃ موضع کی فراہمی
کے لئے کوشش کرنے والے ایک باعتبار آواز ہیں۔



جانب ہاہے جسے رضا کارڈاکٹر چائیں گے جو کہ ان کی ڈاکٹر نیگ کے پروگرام کا حصہ ہو گا اور اسٹاف میں ایک میڈیکل سوشن ورکر شاہل ہو گا جو مختلف سرکاری پروگراموں کے متعلق معلومات فراہم کرے گا۔ مفت طبی امداد اور صحت کے متعلق معلومات کے کام بھی ہو گے خصوصاً ان رسیدہ لوگوں کے لئے، خصوصاً ذہنی تباہ سے بچ کے لئے جو کہ اس برادری کے بزرگوں میں بہت عام ہے اور زندگی کے لئے خطرناک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”میں اس معاملے میں بہت پر جوش ہوں۔ ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ اپنی برادری کو دو اپنے کا ایک طریقہ ہے۔“

اسی روایہ کے مطابق وہ کیلی فورنیا فیرشن کو پس کو بھی وسعت دنیا چاہتے ہیں جس کے قیام میں کئی سال قبل انہوں نے مدد کی تھی۔ یہ ہندوستان اور مصر جیسے ملکوں میں جہاں بہت بڑی آبادی مضافاتی علاقوں میں رہتی ہے جبکہ سہولتوں کی توسعہ جیسا پروگرام ہے۔ ڈاکٹر مکھی کہتے ہیں کہ ”کسی کھلے سماج میں آپ ڈاکٹروں کو یہ کام انجام دینے پر ماہور تو نہیں کر سکتے، ان کی حوصلہ افرانی کرنی ہو گی۔“

اس پروگرام کے مطابق پوری طرح تربیت یافتہ ڈاکٹر جو اپنی رینیڈنی کمل کر چکے ہیں، دبی کے علاقوں میں کام کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اور اس کے عوض انہیں تین برسوں کے دوران ایک لاکھ ۵ ہزار روپے میں تاکہ وہ میڈیکل اسکولوں کے قرضے ادا کر سکیں۔ اب تک کوئی ۵۸ ڈاکٹر اپنا اندر راج کر اچکے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس اثناء میں انہیں مقامی لوگوں سے محبت ہو جائے گی اور وہ تین سال بعد بھی وہاں قیام کرنا پسند کریں گے۔“

محض یہیں طبی سہولتیں فراہم کرنا ہی ڈاکٹر مکھی کا مقصد نہیں ہے۔ وہ اور دوسرے نسلی گروپوں سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹروں کے درمیان انہوں کے تباہے ہوتے رہتے رہتے ہیں۔ ”ہماری آبادیوں کی خصوصی ضرورتیں ہیں اسلئے ہم اپنے اپنے خیالات کا تباہہ کرتے ہیں اور ایسو سی ایشن کی نشستوں میں تجویزیں پیش کیا کرتے ہیں۔“

کیلی فورنیا میڈیکل ایسو سی ایشن کے منتخبہ صدر ڈاکٹر انمول محل، اپنے فری منٹ آفس میں اس ایسو سی ایشن سے تقریباً ۳۵ ہزار ڈاکٹر وابستہ ہیں۔

ہیں جو اوندی یعنی محسوس کرتے ہیں لیکن بڑی حد تک آپ اعلیٰ ترین دانشوار سطح پر مباحثے اور تجزیے کر سکتے ہیں۔ ہم ایک ایسے سماج میں پلے بڑھے جہاں بڑوں کی بالادستی ہوئی ہے اور ہم ہم اس کے کچھ ضابطے بھی ہوتے ہیں جن پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔“

ووضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”ہم تین مثال الٹیوں کی ہے ان میں نیا طبیس کے بیشتر واقعات ہوتے ہیں اس لئے صحت عامہ کے متعلق کے سلسلے میں یہ بات ریاست کے ملکے میں یہ بات ہے اور ہم مفاد میں ہے کہ ان کے کمان کے کچھ خوبیاں ایسی ہیں جس سے ان کے مریضوں میں ان کی تاثر میں اس مرتبے تک پہنچنے والے وہ پہلے سکھ ڈاکٹر ہیں۔ مسکراتے ہوئے اور اپنی نیلی امریکہ میں اس مرتبے تک پہنچنے والے وہ پہلے سکھ ڈاکٹر ہیں۔“

ہم ہندوستانی تہذیب ہی کی کچھ خوبیاں ایسی ہیں جس سے ان کے مریضوں میں ان کی تاثر میں اس مرتبے تک پہنچنے والے وہ پہلے سکھ ڈاکٹر ہیں۔“

آپنے ایسی ایشی ٹیڈی ڈاکٹر مکھی کی ساتھی سے گرجیہ شن کے بعد آئے تھے۔ انہوں نے اخڑل میڈیسین میں فیلوشپ، کالج آف میڈیسین اینڈ ڈشٹری، یونیورسٹی میں مکمل کی۔

پیشہ ور انہیں کی سفر بڑا فائدہ مندرجہ وہ سمجھتے ہیں کہ ”یہاں تک کہ جانے نہیں سیسٹر وشا لوچی میں فیلوشپ مکمل کی۔“

انہوں نے بتایا کہ کیلی فورنیا کی دھوپ اور ہیماں پہلے آنے والے ہندوستانی سکھوں کے ۱۸۹۰ء میں بنائے ہوئے گردوارے سے مجھے دلچسپی تھی اور میرے لئے روحانی اعتبار سے بھی اس کی اہمیت تھی۔

کیونکہ وہ امریکہ میں پیدا ہوئے تھے، شہلی ہند کے اسی شہر میں سکھوں کا مقبرہ تین گولڈن ٹنپل ہے۔

کیلی فورنیا میں ابتدائی دوسرے ان کے لئے دشوار گذار تھے وہ کہتے ہیں ”یہاں تہذیب مختلف

ڈاکٹر مکھی کی اس کا صدر مارچ میں تی ایم اے کی سالانہ ہاؤس آف ڈی میلن مینٹ

میں ایسو سی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا۔ اگلے برس ایسو سی ایشن کی ایک سویں سالگرد کے موقع پر وہ

۳۵ ہزار ڈاکٹروں کی اس تہذیب کی سربراہی اختیار کریں گے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ وہ کچھ عرصے

اس عہدے پر نظر جائے ہوئے تھے۔ انھیں مختلف بورڈوں پر وقت

صرف کیا اور ایسے مخصوصوں کے لئے سرگم ہیں جن کے متوجہ میں کیلی فورنیا میں بہتر طبی خدمات

فرانہم کی جائیں گی، خصوصاً سنتر لائلکو گوں کے لئے جن کا میڈیکل ایشونس نہیں ہے۔

وہ ایسے وقت میں یہ قائدانہ ذمہ داری سنبھالنے جا رہے ہیں جبکہ امریکہ میں کوئی میں لاکھ ہندو

نژاد امریکی پھل پھول رہے ہیں اور ان کے بزرگ اس ملک میں اپنے پچھوں کے لئے مضبوط

روحانی، ثقافتی اور تعلیمی بنیادیں قائم کرنے میں مصروف ہیں۔

اپنے میگزین سے ایک خصوصی انترو یومیں انہوں نے کہا کہ ”کچھ عرصہ پہلے اگر کوئی شخص پگڑی

پہنچنے ہوئے رہا عام سے گزرتا تو لوگ اس کو حیرت سے دیکھنے لگتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ ایک

نہایاں اتفاقیت کے طور پر میں دونوں طرف کا ملک سکلتا ہوں۔ میں اپنے نسلی مظاہر کو اپنے فائدے

کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔“

مصنف کے بارے میں: لیزیٹ بی۔ پول ایک فرنی لائنس جرٹسٹ میں فائدہ میں اور میگرین ہیں۔ ایک ایسا میں قیام پر یہیں اور کیلی فورنیا اسٹیٹ یونیورسٹی ہے جو اپنے ڈاکٹر مکھی کی اضافہ کیا

فری منٹ میں ڈاکٹر مکھی کی سربراہی میں ایک مفت میڈیکل کلینیک کا اضافہ کیا

منٹ، کیلی فورنیا۔ انمول سٹگھ مکل کی ایسے ماحول میں پرورش ہوئی جاں تھے۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے وہ اپنے مریضوں میں بہت مقبول ہوئے اور کیلی فورنیا میڈیکل ایشوٹ ایشن (سی ایم اے) کی تحریم میں شپ تک ایسے وقت میں پہنچنے بکھری یہ ریاست ۲۱ ویں صدی میں صحت کی خدمات کی تضمیم نو میں مصروف ہے۔

تمہیب، روایات اور خدمت خلق کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے وہ اپنے مریضوں میں بہت مقبول ہوئے اور کیلی فورنیا میڈیکل ایشوٹ ایشن (سی ایم اے) کی تحریم میں شپ تک ایسے وقت میں پہنچنے بکھری یہ ریاست ۲۱ ویں صدی میں صحت کی خدمات کی تضمیم نو میں مصروف ہے۔

آپنے ایشی ٹیڈی ڈاکٹر مکھی کی ساتھی سے گرجیہ شن کے بعد آئے تھے۔ انہوں نے اخڑل میڈیسین میں فیلوشپ، کالج آف میڈیسین اینڈ ڈشٹری، یونیورسٹی میں مکمل کی۔

پیشہ ور انہیں کی سفر بڑا فائدہ مندرجہ وہ سمجھتے ہیں کہ ”یہاں تک کہ جانے نہیں سیسٹر وشا لوچی میں فیلوشپ مکمل کی۔“

حسن سلوک کیا ہے اور ان کی عزت افرانی کی ہے اس کا صالدہ نیے کا وقت آگیا ہے۔

ڈاکٹر مکھی (۵۵ سال) کو گذشتہ مارچ میں تی ایم اے کی سالانہ ہاؤس آف ڈی میلن مینٹ میں ایسو سی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا۔ اگلے برس ایسو سی ایشن کی ایک سویں سالگرد کے موقع پر وہ

کیونکہ وہ امریکہ میں پیدا ہوئے تھے، شہلی ہند کے اسی شہر میں سکھوں کا مقبرہ تین گولڈن ٹنپل ہے۔

کیلی فورنیا میں ابتدائی دوسرے ان کے لئے دشوار گذار تھے وہ کہتے ہیں ”یہاں تہذیب مختلف

اس عہدے پر نظر جائے ہوئے تھے۔ انھیں مختلف بورڈوں پر وقت

بنی تاریخ کو نہیں سمجھتا تھا۔ مخصوصوں کے لئے یہاں کرنا ضروری تھا لیکن نوادردوں کی ان

دشواریوں سے لٹکنے کے بعد اس ملک کے طرزیات کی افہت میں بآسانی گرفتار ہو گئے۔“ وہ خلیج

فرانہم کی جائیں گی، خصوصاً سنتر لائلکو گوں کے لئے جن کا میڈیکل ایشونس نہیں ہے۔

وہ ایسے وقت میں یہ قائدانہ ذمہ داری سنبھالنے جا رہے ہیں جبکہ امریکہ میں کوئی میں لاکھ ہندو

نژاد امریکی پھل پھول رہے ہیں اور ان کے بزرگ اس ملک میں اپنے پچھوں کے لئے مضبوط

روحانی، ثقافتی اور تعلیمی بنیادیں قائم کرنے میں مصروف ہیں۔

اپنے میگزین سے ایک خصوصی انترو یومیں انہوں نے کہا کہ ”کچھ عرصہ پہلے اگر کوئی شخص پگڑی

پہنچنے ہوئے رہا عام سے گزرتا تو لوگ اس کو حیرت سے دیکھنے لگتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ ایک

نہایاں اتفاقیت کے طور پر میں دونوں طرف کا ملک سکلتا ہوں۔ میں اپنے نسلی مظاہر کو اپنے فائدے

کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔“